اسود
ناولز کلب
از عائشہ منیر
:novelsclubb
:read with laiba
03257121842

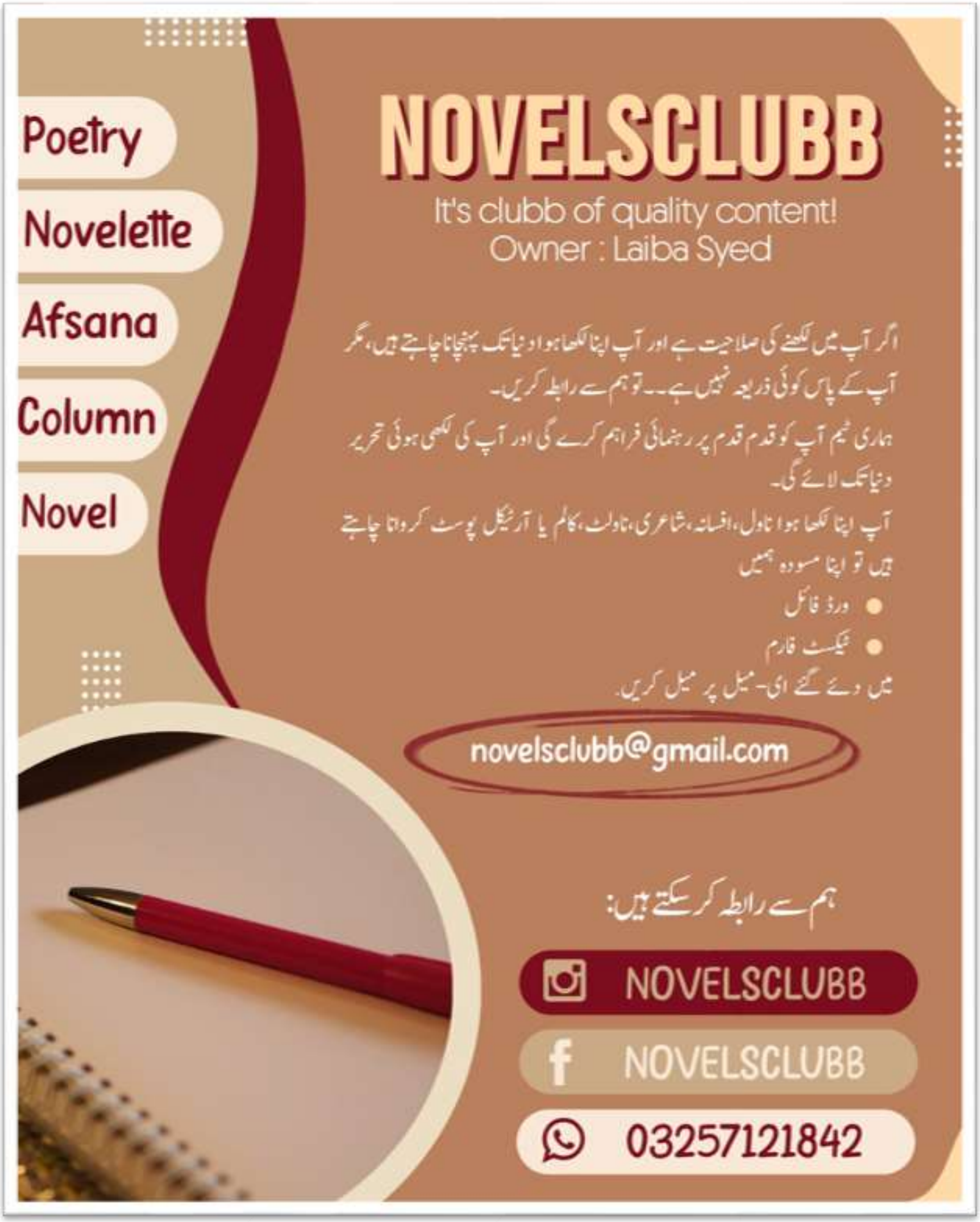
Poetry
Novelette
Afsana
Column
Novel
NOVELSCLUBB
It's clubb of quality content!
Owner : Laiba Syed
اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔
ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔
آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں
ورڈ فائل
ٹیکسٹ فارم
میں دیے گئے ای-میل پر میل کریں.
novelsclubb@gmail.com
ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں:
NOVELSCLUBB
NOVELSCLUBB
03257121842

اسود

از قلم

عائشہ منیر

www.novelsclubb.com

ہر طرف اندھیرا تھا، اور اسے وہاں پر وحشت ہو رہی تھی۔ لیکن اس کے پاس کوئی اور راستہ نہیں تھا، وہی ایک راستہ نظر آرہا تھا جس پر وہ چلتا جا رہا تھا۔ اچانک منظر بدلا، اور اسے لگا جیسے یہ جگہ قبرستان ہے۔ قبروں کے درمیان سے گزرتے ہوئے اسے اپنا دل زور سے دھڑکتا ہوا محسوس ہوا۔ یکدم قبروں کے اندر سے بہت سے ہاتھ نکلنا شروع ہو گئے، جو اس کی طرف بڑھ رہے تھے۔ وہ ڈر کر بھاگنے لگا، لیکن بے سود۔ اس کے پاؤں پکڑے جا چکے تھے۔ وہ زمین پر منہ کے بل گرا اور ڈر سے چیخنے لگا۔

www.novelsclubb.com

زمین پر گرتے ہوئے وہ اپنے آپ کو چھڑانے کی کوشش کر رہا تھا کہ دور سے ایک روشنی آتی دکھائی دی۔ اس نے کچھ بھی سوچے سمجھے بغیر اس روشنی کو تھام لیا۔ ایک بار پھر منظر بدلا اب وہ ایک خوبصورت باغ میں پہنچ چکا تھا۔ اس کے ہاتھ میں اب بھی وہ چیز موجود تھی۔ باغ میں ہر جگہ خوبصورت پھول کھلے تھے اور آسمان میں رنگ برنگے پرندے اڑ رہے تھے۔

اس نے اپنے ہاتھ میں پکڑی ہوئی چیز کو دیکھنا چاہا، لیکن اسی لمحے اس کی آنکھ کھل گئی۔ دبک کر بیٹھتے ہوئے اس نے اپنے دل پر ہاتھ رکھا اور سوچنے لگا کہ وہ چیز کیا تھی۔ اس کے کانوں میں اذان کی آواز پڑی، "نماز نیند سے بہتر ہے۔" بے دلی سے اٹھتے ہوئے، چیزوں کو ٹٹولتے ہوئے، وہ واش روم کی طرف بڑھ گیا۔

......

گلی کے نکڑ والے گھر کے سامنے وہ بے دلی سے کسی شخص کا انتظار کر رہا تھا۔ اسے اپنے کانوں میں گلی سے گزرتے بچوں اور پاس کھڑی عورتوں کے قہقوں کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں

"کتنا خوبصورت ہے یہ!" کسی لڑکی نے اس پر تبصرہ کیا۔ اس نے اس کی آواز کی طرف دیکھا۔ "اوہ، سو سیڈ!!!!۔" لڑکی نے اس کے ہاتھ میں پکڑی بیساکھی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"ایسے نہ کہو، اللہ کی بنائی ہوئی ہر چیز خوبصورت ہوتی ہے۔" شاید دوسری لڑکی نے جواب دیا۔

اس نے ضبط سے آنکھیں میچ لیں۔ اس کے چہرے پر صدیوں کا کرب عیاں تھا۔ ہر چیز کو فراموش کرتے ہوئے، وہ اپنے گھر کی طرف چل پڑا۔ ہاتھ میں پکڑی ہوئی بیساکھی نہ جانے کہاں گر چکی تھی۔ وہ دماغ میں نقش کیے ہوئے قدموں پر ہی چلتا جا رہا تھا۔ ایک، دو، تین، چار، پھر سیدھے ہاتھ، پھر اگلی گلی، اور ایک، دو، تین، چار، پانچ، چھ۔ منہ میں بڑبڑاتے ہوئے وہ اس گلی میں موجود چھٹے گھر میں داخل ہو گیا۔

کندھے پر موجود بستہ جھٹک کر اس نے صحن میں موجود چارپائی پر پھینک دیا اور بیسن کی طرف بڑھ گیا۔ بیسن پر جھکتے ہوئے، دونوں ہاتھوں سے اسے تھام لیا اور سر جھکائے گہرے اور لمبے سانس لینے لگا۔ صحن میں داخل ہوتی اماں اسے دیکھ کر ٹھٹک گئیں۔ انہوں نے بیسن پر جھکے اپنے بیٹے کا ستا ہوا چہرہ دیکھا۔

صحن میں اپنی ماں کی موجودگی کا احساس ہوتے ہی، اس نے جھٹکے سے بیسن کا نل کھولا اور پانی کے چھینٹے اپنے منہ پر مارنے لگا۔ اماں بھی اس کی طرف دو قدم بڑھیں کہ اس کی برداشت ختم ہو گئی۔ وہ بیسن پکڑ کر سسکیوں میں رونے لگا، "اماں، یہ کیوں ہے؟ اللہ تعالیٰ اتنی ناانصافی کیوں کرتا ہے؟ اللہ نے مجھے ہی بناتے ہوئے اتنی ناانصافی کیوں کی کہ میرے چہرے پر یہ اذیت کی سچائی رکھ دی؟"

www.novelsclubb.com

اماں کے قدم اس کی بات پر ہی تھم گئے۔انہوں نے افسوس سے اپنے 18 سالہ نابینا بیٹے کو دیکھا، جسے اس ایک مہینے میں تیسری بار یہ محسوس ہوا تھا کہ اللہ نے اس کے ساتھ ناانصافی کی تھی۔آنکھوں میں آئے آنسو کو رگڑتے ہوئے وہ اس کی طرف بڑھیں۔اس کا چہرہ، جس پر پانی کے ساتھ ساتھ آنکھوں سے بہتا گرم سیال، گالوں پر بہتا ہوا ٹھوڑی سے ٹپک رہا تھا۔انہوں نے اپنے بیٹے کو سیدھا کرتے ہوئے گلے سے لگا لیا جواب بھی ان کے سینے سے لگا بلک بلک کر رو رہا تھا۔"ہاں، یہ ناانصافی کیوں؟ کیوں یہی ناانصافی 18 سالہ نابینا یوسف علی کے ساتھ ہی کیوں تھی؟"

\-\-\-\-\-\-

www.novelsclubb.com

وہ کل رات سے کمرے میں بند نہ جانے کن کن سوچوں میں گم تھا۔آج وہ کالج بھی نہیں گیا تھا۔اسے کمرے کا دروازہ کھلنے کی آواز آئی۔اسے معلوم تھا کہ یہ ایک ہی ہستی ہو سکتی ہے، جو اس کے جینے کی وجہ تھی، اس کی اماں۔

کمرے کے پردوں کی آوازیں سنائی دیں۔ شاید اماں کھڑکیوں کے پردے ہٹا رہی تھیں۔ یوسف نے دل میں سوچا کہ کمرہ روشن کرنے سے شاید اس کی زندگی کے اندھیرے کم نہ ہو سکیں۔ اماں بھی ابھی اس سے بات کرنا چاہتی تھیں، لیکن وہ کسی سے بات کرنے کے موڈ میں نہیں تھا۔ کروٹ بدلتے ہوئے وہ بولا، "اماں، ابھی بات نہیں کرنا چاہتا۔"

اماں نے پیار سے کہا، "تم نے کل رات بھی کھانا نہیں کھایا، اور آج کالج بھی نہیں گئے۔ کیا ہوا ہے؟ کوئی مسئلہ ہے؟ بتاؤ مجھے۔" اماں نے اس کے قریب بیٹھتے ہوئے اس کے ماتھے پر ہاتھ رکھا، لیکن یوسف نے کوئی جواب نہیں دیا۔

اماں نے ہار مانتے ہوئے کہا، "اچھا، ٹھیک ہے۔ میں یہ بتانے آئی تھی کہ باہر عثمان آیا ہے، تمہارا پوچھ رہا ہے۔"

www.novelsclubb.com

عثمان کا نام سنتے ہی یوسف یکدم اٹھ بیٹھا۔ "عثمان! کب سے آیا ہے؟" یہ کہتے ہوئے وہ باہر کی طرف بڑھ گیا۔ گھر کا دروازہ کھولتے ہی اس نے باہر قدم رکھا۔ اسے اپنے گھر کا ایک ایک نقشہ یاد تھا۔

"السلام علیکم،" عثمان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

www.novelsclubb.com

"وعلیکم السلام،" یوسف نے جواب دیا۔

"تم ٹھیک ہو؟ آج کالج کیوں نہیں آئے؟" عثمان نے فکر مندی سے پوچھا۔

یوسف نے بات کو ٹالتے ہوئے کہا، "بس، کچھ سر میں درد تھا۔"

عثمان نے مسکراتے ہوئے کہا، "اچھا، یہ تمہاری بے بیسا کھی شاید تم جلدی میں بھول گئے تھے نور نے دی تھیں۔ اور جو کچھ ہوا، نور نے بتایا تھا اس کے لیے معذرت یار تم چھوٹی چھوٹی باتوں پر دل چھوٹا نہ کیا کرو اور لوگوں باتوں کو دل پر مت لو۔"

www.novelsclubb.com

یوسف مسکرایا۔ ایسا ہی تھا، جتنی جلدی وہ لوگوں کی باتوں کو دل سے لگا لیتا تھا، اتنی ہی جلدی بھول بھی جاتا تھا۔

بریک کا وقت تھا۔ یوسف، جو اپنی بہترین کارکردگی کی وجہ سے سکالرشپ پر ایک اچھے کالج میں پڑھ رہا تھا، ایک بینچ پر سر جھکائے بیٹھا تھا۔ سامنے بچوں کا ایک گارڈن تھا جہاں بچے کھیل کود میں مصروف تھے اور ان کی آوازیں اسے سنائی دے رہی تھیں۔

"السلام علیکم"، یوسف نے ایک نسوانی آواز سنی۔اس نے اپنے ساتھ کسی کو بیٹھتے ہوئے محسوس کیا۔

"وعلیکم السلام"، یوسف نے سر اٹھا کر جواب دیا۔

"میں نور العین ہوں اور میں نے آپ سے عثمان بھائی کے بارے میں پوچھنا تھا"، خوبصورت سی آواز اس کے کانوں میں گونجی۔

"عثمان فٹبال میچ کی ٹیم کے ساتھ پرنسپل آفس گیا ہے"، یوسف نے تحمل سے جواب دیا۔ان کے کالج میں ایک بڑا فٹبال میچ ہو رہا تھا جس میں مختلف ٹیمیں حصہ لے رہی تھیں۔

"شکریہ، لیکن آپ نے حصہ نہیں لیا؟" نور نے پوچھا۔

یوسف نے سر اٹھا کر نور کی طرف دیکھا۔ اسے لگا کہ شاید وہ اس کا مذاق اڑا رہی ہے۔

"میں واقعی معذرت خواہ ہوں، لیکن ہماری یادیں ہی ہمارا وجود ہوتی ہیں۔ پرانی بُری یادوں کی وجہ سے اچھی یادیں بنانا نہیں چھوڑنا چاہیے"، نور نے اپنی خوبصورت آواز میں کہا اور مڑ گئی۔

یوسف نے سر جھکائے ہوئے پچھلے فٹبال میچ کو یاد کیا جس میں اس نے پہلی بار حصہ لیا تھا۔ مگر نابینا ہونے کی وجہ سے سب نے اسے نشانہ بنایا اور اس کے سر پر بری طرح چوٹ لگی تھی۔ اس واقعے کے بعد، وہ ایک ہفتے تک کالج نہیں آ سکا تھا۔ نور کی باتوں نے اس کے دل میں ایک ہلکی سی امید جگا دی تھی۔ اس نے حیرت سے سر اٹھا کر دیکھا اسے یہ سب کیسے معلوم تھا مگر نور جا چکی تھی۔

سکول سے نکلتے ہوئے یوسف نے عثمان کو آڑے ہاتھوں لیا اس کے گلے میں بازو ڈال کر اس کی گردن کو دبوچ لیا۔

"عثمان، کیا ضرورت تھی اپنی کزن کو میری پچھلی فٹبال کی چوٹ کے بارے میں بتانے کی؟"

عثمان نے اپنا آپ چھڑواتے ہوئے وضاحت دی۔۔۔۔

"اوہ نور!!!! اس نے مجھ سے پوچھا تھا کہ تم فٹبال میچ میں حصہ کیوں نہیں لے رہے تو میں نے بتا دیا۔ اس میں کیا برائی ہے؟ نور اچھے دل کی لڑکی ہے،"

چلو ٹھیک ہے یوسف نے کچھ سوچتے ہوئے عثمان کو چھوڑا۔۔اسی لمحے پیچھے سے نور کی آواز آئی، "عثمان بھائی!" عثمان نے جواب دیا، "چلو یوسف، پھر ملاقات ہو گی۔اللہ حافظ۔" نور کے ساتھ چلتے ہوئے عثمان نے یوسف کو الوداع کہا۔

یوسف نور کی خوبصورت آواز پر مسکرادیا اور دل میں سوچا، "اگر اس کی آواز اتنی خوبصورت ہے تو وہ خود کتنی خوبصورت ہو گی۔" وہ اپنے خیالات سے مایوسی کو جھٹک کر گھر کی طرف روانہ ہو گیا۔

عثمان کے ساتھ ساتھ اب اسے نور سے بھی ملاقات کا موقع مل جاتا تھا۔اسے معلوم ہو چکا تھا کہ نور ایک بہت اچھی لڑکی ہے۔وہ اپنی ہر پریشانی بلا جھجک نور سے کہہ دیتا تھا، اور ہمیشہ اس سے بات کرنے کے بعد اسے مثبت سوچ ملتی تھی۔

www.novelsclubb.com

آج وہ عثمان کی گھر سے لوٹ رہا تھا، جہاں دونوں نے پڑھائی کی تھی۔

گھر میں داخل ہوتے ہی اس نے اماں کو سلام کیا اور کھانے کے لیے بیسن سے ہاتھ دھو کر آیا۔ کھانا کھانے کے بعد، وہ صحن میں بچھی چارپائی پر جا کر لیٹ گیا اور اپنا سر اماں جی کی گود میں رکھ دیا۔

"کیا بات ہے اماں، کیا اب بھی آپ مجھ سے ناراض ہو؟" یوسف نے اماں بی کے ہاتھوں کو اپنے دونوں

ہاتھوں میں لیتے ہوئے کہا

یوسف اگر تم ایسی مایوسی والی باتیں کرو گے میں ناراض تو ہوں گی نا۔" اماں بی نے اپنا ہاتھ چھڑوا کر کہا،

www.novelsclubb.com

"اماں، میں کیا کروں؟ جتنا بھی مضبوط بنتا ہوں، ہمت ہار جاتا ہوں۔" یوسف نے ایک گہری سانس بھری۔

اماں نے اس کے سر کو تھپکتے ہوئے کہا، "بیٹا، تم قرآن پڑھا کرو، کبھی مایوس نہیں ہو گے۔"

یوسف نے جتانے والے انداز میں کہا، "اماں بی، میں حافظ قرآن ہوں۔"

اماں نے مسکرا کر کہا، "یوسف، ایک پیاس کبھی نہیں بجھتی اور وہ ہے علم کی پیاس۔ علم کوئی بھی ہو، لیکن افضل ترین علم قرآن اور دین کا علم ہے۔ انسان جتنا سیکھتا ہے، اتنا کم ہے۔ قرآن روزانہ پڑھنا چاہیے کیونکہ یہ ہماری روزمرہ زندگی سے جڑا ہے۔"

یوسف نے اماں بی کی بات سمجھتے ہوئے کہا، "ٹھیک ہے، اماں بی، میں آج سے روزانہ قرآن پڑھنا شروع کروں گا۔"

یہ کہہ کر وہ اٹھ کر فٹبال میچ کی تیاری کرنے لگا جو کل تھا۔ اس بار عثمان اور نور کے کہنے پر اس نے پھر سے ہمت کر کے حصہ لیا تھا۔ مگر تھکاوٹ کے باعث سونے کے لئے لیٹ گیا اور اماں جی سے کیا وعدہ، کہ وہ روزانہ قرآن پڑھا کرے گا، بھول گیا۔

شام کے سائے ہر طرف پھیل رہے تھے، جب وہ کالج سے لوٹ رہا تھا۔اس کا دل مطمئن تھا کہ اس کی زندگی روٹین کے مطابق چل رہی ہے۔بس اب امتحانات کی تیاریاں تھیں جن کے لئے وہ عثمان کے ساتھ دل لگا کر پڑھ رہا تھا۔لیکن ایک بات اسے پریشان کر رہی تھی۔کچھ دنوں سے اس نے محسوس کیا تھا کہ اماں کی طبیعت خراب ہے، مگر اماں جی نے اسے کچھ نہ بتایا۔ اس نے یہ بات عثمان سے شیئر کی، لیکن عثمان نے اسے دلاسہ دے کر ٹال دیا۔

گھر میں داخل ہوتے ہی اسے عجیب سا سناٹا محسوس ہوا۔بستے کو ایک طرف رکھتے ہوئے وہ اماں بی کے کمرے کی طرف بڑھا۔

"اماں، بہت بھوک لگی ہے، کھانا لگا دو،" یہ کہتے ہوئے وہ اماں بی کے بیڈ پر بیٹھ گیا۔لیکن یہ کیا؟ بیٹھتے ہی اس کا ہاتھ کسی چیز سے ٹکرایا۔حیران ہوتے ہوئے اس نے بیڈ پر ہاتھ سے

تھپتھپایا۔"اماں جی؟اماں بی؟"وہ چیختا ہوا انہیں جگانے لگا،جو بے حس و حرکت بیڈ پر پڑی تھیں۔پورے گھر میں اس کی چیخیں گونجنے لگیں۔

جب اس کا ہاتھ اماں بی کے منہ سے نکلتے مائع پر لگا،تو اس کا دل دھک سے رہ گیا۔وہ جلدی سے بلب جلانے کے لئے لپکا۔ لیکن روشنی ہوتے ہی منظر اس کی آنکھوں کے سامنے واضح نہ ہو سکا۔اسے اب اپنے نابینا ہونا ایک بار پھر شدت سے محسوس ہوا۔۔۔اماں بی کے منہ سے خون بہہ رہا تھا اور ان کی سانسیں بند تھیں۔وہ بے ہوش ہو چکی تھیں۔

www.novelsclubb.com

"اماں بی!اماں بی!اٹھو!کیا ہوا ہے؟"وہ مسلسل چیخ رہا تھا۔

اسی وقت اس نے اپنے موبائل سے عثمان کو کال کی اور تمام صورتحال بتائی۔ عثمان نے اسے تسلی دی اور فوری طور پر ایمبولینس بلانے کو کہا۔ تھوڑی دیر میں ایمبولینس آ پہنچی اور اماں بی کو اسپتال لے جایا گیا۔

ڈاکٹرز نے اماں بی کو ایمرجنسی میں لے لیا۔ طویل انتظار کے بعد، ڈاکٹر باہر آئے اور افسوس کے ساتھ بتایا کہ اماں بی اب اس دنیا میں نہیں رہیں۔ اس کے لئے یہ صدمہ ناقابل برداشت تھا۔ وہ شدت غم سے نڈھال ہو گیا۔

www.novelsclubb.com

ڈاکٹر نے اسے بتایا کے اماں بی کو کینسر تھا، جس کی وجہ سے ان کا انتقال ہوا۔ یہ کیا! خدا نے اس سے اسکا آخری سہارا ابھی چھین لیا۔۔۔

ابھی تو سب ٹھیک لگ رہا تھا۔ وہ مایوسی کی دلدل سے نکلنے ہی والا تھا کہ اچانک اسے ایک اور دھچکا لگ گیا۔ وہ اس بات کو سمجھنے کی کوشش کر رہا تھا

اس کی زندگی میں امید کی کرن نمودار ہوئی تھی، اور وہ اپنی مایوسیوں سے نکلنے کی راہ پر گامزن تھا۔ لیکن تقدیر نے ایک اور آزمائش اس کے سامنے رکھ دی گئی۔۔۔۔

\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-

اماں بی کے انتقال کو ایک ہفتہ ہو چکا تھا۔ عثمان آج وقت نکال کر یوسف سے ملنے آیا تھا۔ گھر کا دروازہ کھٹکھٹاتے ہوئے اس نے محسوس کیا کہ دروازہ پہلے سے کھلا ہوا ہے۔ گھر میں داخل ہوتے ہی اسے ہر طرف اندھیرا نظر آیا۔ دل میں افسوس کرتے ہوئے وہ یوسف کے کمرے کی طرف بڑھا۔

www.novelsclubb.com

یوسف کے کمرے کی بتی جلاتے ہی اس نے دیکھا کہ یوسف بیڈ پر لیٹا ہوا تھا، آنکھوں پر ہاتھ رکھے ہوئے۔ "کیوں کر رہے ہو یہ روشنی؟ جب یہ روشنی میری زندگی میں ہی نہیں رہی،" یوسف نے مایوسی سے کہا۔

عثمان کے دل پر اس کے الفاظ کا گہرا اثر ہوا۔ وہ بیڈ پر یوسف کے پاس بیٹھا اور اس کی ہمت بندھانے کی کوشش کی۔ "تم نے کیا حال بنا رکھا ہے اپنا؟" عثمان نے یوسف کو دیکھا جو نڈھال سہ لگ رہا تھا، جیسے کافی دنوں سے کچھ کھایا نہ ہو۔ اس کے انکھوں کے نیچے پھیلی سرخی سے معلوم ہو رہا تھا وہ کافی دیر روتا رہا ہے

"تو کیا کروں؟" یوسف نے بے بسی سے کہا۔ "زندگی کی تکلیفیں اور آزمائشیں سہتے سہتے تھک گیا ہوں۔ اب میرا دم گھٹنے لگا ہے، عثمان۔ کچھ کرو، میں مرنا چاہتا ہوں، میں اور نہیں جینا چاہتا۔"

عثمان نے یوسف کے ہاتھ پکڑتے ہوئے کہا، "یوسف، ہمت کرو۔ زندگی کی مشکلات ہمیں مضبوط بنانے کے لئے آتی ہیں۔ تمہیں اس وقت کا سامنا کرنا ہے۔"

یوسف کی حالت دیکھ کر عثمان کا دل افسوس سے بھر گیا۔اس نے اپنے دوست کو تسلی دیتے ہوئے کہا،"یوسف، تمہیں مضبوط ہونا ہوگا۔ہم سب تمہارے ساتھ ہیں،اور ہم مل کر اس مشکل وقت سے نکل آئیں گے۔"

عثمان تم لوگوں نے مجھے اماں کی بیماری کے بارے میں کیوں نہیں بتایا اس نے شکوہ کیا

ہمیں اماں بی نے منع کیا تھا انہوں نے کہا یوسف کو نہیں بتانا پہلے اس کی زندگی میں تکلیفیں کم ہیں؟ عثمان نے سر جھکاتے ہوئے کہا

نہیں نہیں اماں بی اماں بی اپ نے میرے ساتھ ایسا کیوں کیا ہم اماں بی کا علاج کرواتے اماں بی آج میرے ساتھ ہوتی ہم دونوں کتنے خوش ہوتے وہ غم سے نڈھال بولتا جارہا تھا

اماں بی نے جانے سے پہلے کچھ رقم ابا کے پاس رکھوائی تھی تمہارے علاج کے لیے اماں بی کو یہی فکر تھی اگر وہ تمہیں اپنی بیماری کا بتاتیں تو تم اپنے علاج کی جگہ ان کے علاج پر ضد کرتے عثمان نے سچ سے پردہ ہٹایا

عثمان ایسا کیوں ہوتا ہے مائیں ایسی کیوں ہوتی ہیں وہ ہمیشہ اپنے بچے کا غم کیوں دیکھتی ہیں میں اماں بی کا علاج کرواتا میں نابینا ہی ساری زندگی رہ لیتا اگر میں اب علاج کروالوں تو میں اماں بی کے بغیر خوش کیسے رہوں گا عثمان کیوں کیوں وہ اپ باقاعدہ روتے ہوئے چیخنے لگا تھا

یوسف اماں بی کہتی تھی کہ میرا بیٹا یوسف بہت حسین ہے وہ ہمیشہ تمہیں مکمل دیکھنا چاہتی تھیں وہ چاہتی تھیں تم اپنی ان دو انکھوں سے ساری دنیا دیکھو ہم نے انہیں سمجھایا انہوں نے کہا کہ میں نے تو یہ سب دیکھ لیا ہے اب میری خواہش ہے کہ میرا بیٹا یہ سب دیکھے اس نے یوسف کو گلے لگاتے دلاسہ دیتے ہوئے کہا

----

www.novelsclubb.com

یوسف کی چیخیں اور روتی ہوئی آواز عثمان کے دل میں گونج رہی تھیں۔ یوسف کا درد اور غم دیکھ کر عثمان کی آنکھیں بھی نم ہو گئیں۔ اس نے اپنے دوست کو مضبوط کرنے کی کوشش کی اور کہا، "یوسف، اماں بی تمہیں ہمیشہ خوش دیکھنا چاہتی تھیں۔ ہمیں ان کی خواہش کا احترام کرنا ہوگا اور اپنی زندگی کو ان کی یادوں کے ساتھ آگے بڑھانا ہوگا۔"

عثمان کے ان الفاظ نے یوسف کو کچھ سکون دیا۔ اس نے اپنے دوست کے کندھے پر سر رکھتے ہوئے آہستہ سے کہا، "میں جانتا ہوں، عثمان۔ میں جانتا ہوں کہ اماں بی ہمیشہ میرے لئے سب کچھ کرتی تھیں۔ لیکن ان کے بغیر جینا اتنا مشکل ہے۔"

www.novelsclubb.com

"میں تمہارے ساتھ ہوں، یوسف۔ ہم دونوں مل کر اس مشکل وقت کا سامنا کریں گے۔ تمہیں ہمت کرنی ہوگی،" عثمان نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔

یوسف نے گہرے سانس لیتے ہوئے آنسو پونچھے۔۔۔۔

شام کے سائے ہر چیز کو اپنے لپیٹ میں لے رہے تھے۔ کمرے میں گھمبیر خاموشی چھائی ہوئی تھی۔ یوسف اپنے بیڈ پر کتابیں پھیلائے سامنے خلا میں گھور رہا تھا۔ اسے یہ تک معلوم نہ ہوا کہ کب عثمان کمرے میں داخل ہوا۔ عثمان کے کھنگارنے پر یوسف جیسے دنیا میں لوٹا۔ اس نے سر اٹھا کر عثمان کو دیکھا۔ اتنے میں پیچھے سے نور کی آواز آئی، جس پر وہ سیدھا ہو کر بیٹھ گیا۔

"اسلام علیکم! کیسی تیاری چل رہی ہے؟" نور نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"وعلیکم السلام! بس ٹھیک ہے۔" یوسف نے سامنے پڑی کتابوں کو سمیٹا اور فریش ہونے واش روم کی طرف بڑھ گیا۔

نور نے عثمان کی طرف دیکھتے ہوئے کہا، "میں کھانا لگاتی ہوں۔"

عثمان اس کے ہاتھ سے کھانے کے پیکٹ لے کر کیچن کی طرف بڑھا۔ نور نے افسوس سے کمرے سے نکلتے یوسف کو دیکھا جو اب خاصا فریش لگ رہا تھا۔ کتنا مکمل حسن تھا اس کے پاس۔ اگر یہ کہا جائے کہ یوسف پر حسن ختم ہے تو یہ غلط نہ ہو گا۔ کیا ہر خوبصورت یوسف پر آزمائش ہے؟ اس نے اپنی سوچوں کو جھٹکتے ہوئے کھانے کی ٹیبل پر دھیان دیا۔

www.novelsclubb.com

کھانا کھاتے ہوئے عثمان اور نور دونوں نوٹ کر رہے تھے کہ یوسف صرف پلیٹ میں چمچ گھما رہا ہے۔

"یوسف، کھانا کیوں نہیں کھا رہے؟" عثمان نے اس کی پلیٹ کو اور بھرا۔

"دل نہیں کر رہا۔" یوسف نے پلیٹ ایک طرف کھسکائی۔

"دل تو اور بھی کچھ کہتا ہے، کیا اب ہم ہر چیز سنیں؟" نور نے لقمہ دیا۔

"ہاں، دماغ سے سوچو۔ ابھی امتحانات شروع ہو جائیں گے پھر تمہارا آپریشن ہے۔" عثمان نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا۔

یوسف نے گہری سانس لی اور دھیرے سے کہا، "میں سمجھتا ہوں کہ دماغ کا انتخاب درست ہے، لیکن کبھی کبھی ان چیزوں کو ترک کرنا مشکل ہو جاتا ہے جسے ہمارا دل چاہتا ہے۔"

www.novelsclubb.com

آنکھوں میں آئے آنسوؤں کو اندر دھکیلتے ہوئے یوسف ٹیبل سے اٹھ گیا۔ عثمان اور نور ایک دوسرے کو افسوس کن نظروں سے دیکھتے رہ گئے۔

امتحانات میں صرف دو دن باقی رہ گئے تھے، اور یوسف سے کچھ بھی نہیں پڑھا جا رہا تھا۔ اس نے صبح جلدی اٹھنے کا انتخاب کیا تاکہ دماغ فریش ہو جائے۔ چھت پر ٹہلتے ہوئے اس کی سوچیں بے ترتیب ہو رہی تھیں کہ اچانک پیچھے سے ایک نسوانی آواز سنائی دی، "واہ! صبح کی سیر صحت کے لیے اچھی ہوتی ہے۔" یہ نور تھی، جو شاید ساتھ والے عثمان کے گھر کی چھت پر کھڑی تھی۔

"ہاں، اسی لیے میں نے سوچا کہ کچھ تازگی حاصل کر لوں،" یوسف نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"یوسف، تمہیں نہیں لگتا کہ تم اچھا مسکراتے ہو؟" نور نے تبصرہ کیا۔

"کیا مطلب؟" یوسف نے حیرانی سے پوچھا۔

"مجھے لگتا ہے تم نے یہ سوچ لیا ہے کہ مسکراتے ہوئے چہرے کے پیچھے اپنی پریشانیاں چھپا لو گے، لیکن جو جنگ تمہارے اندر چل رہی ہے، وہ ہم سب کو نظر آ رہی ہے۔" نور کی یہ بات سن کر یوسف کے کندھے ڈھل گئے۔

"تمہیں پتہ ہے، میں نے قرآن میں پڑھا تھا کہ ہر آزمائش ہمیں ایک نیا سبق دیتی ہے۔ اگر ہم ہر آزمائش سے کچھ سیکھ لیں تو وہ دوبارہ ہمارے سامنے نہیں آتی۔ لیکن افسوس، ہم انسان

اکثر ایک ہی آزمائش سے سبق نہیں لیتے اور روتے رہتے ہیں کہ یہ ہمیں ہی کیوں ملی۔ خدا ہمیں ایک آزمائش دیتا ہے اور ہم اس سے کچھ نہ سیکھیں تو وہ آزمائش دوبارہ ہمارے سامنے آتی ہے۔ میری نصیحت یہی ہے کہ تم بھی اس آزمائش سے سبق لو۔"

نور کی بات یوسف کے دل میں اتر گئی۔ قرآن کے الفاظ نے اس کے ذہن میں اماں کی نصیحت کو زندہ کر دیا، "یوسف، قرآن پڑھا کرو۔ قرآن تمہیں زندگی کی ہر مشکل سے بچائے گا۔" کیا وہ واقعی مشکل میں تھا؟ ہاں، اور وہ قرآن سے مدد لے سکتا تھا۔ یوسف نے نیچے کمرے میں جا کر قرآن ڈھونڈنے کی کوشش کی، لیکن یاد آیا کہ حفظ کرنے کے بعد کبھی ہاتھ بھی نہیں لگایا تھا۔ خود پر ندامت چھاتے ہوئے وہ اماں کے کمرے کی طرف بڑھا۔ اماں کے کمرے میں داخل ہوتے ہی اسے اماں کی خوشبو محسوس ہوئی۔ بچھڑنے والے بچھڑ چکے تھے، ہر انسان اللہ کی امانت ہے۔ اس نے خدا کو برا بھلا کیوں کہا تھا؟ خدا نے تو صرف اپنی امانت ہی واپس لی تھی۔

www.novelsclubb.com

اماں کے الماری سے قرآن پاک نکال کر وہ اپنے کمرے میں آیا۔اسے یاد آیا کہ حفظ شروع کرتے وقت اماں نے اسے ایک ڈیجیٹل قرآن پین تحفے میں دیا تھا۔اس نے وہ قرآن کھولا اور پین سے الفاظ کی تلاوت کرنے لگا۔جیسے جیسے قرآن کے الفاظ کمرے میں گونجتے جا رہے تھے، ویسے ویسے یوسف کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔اس نے مشکل میں اپنے رب سے مدد نہیں مانگی، بلکہ اسے برا بھلا کہا۔اس نے آسانی میں اللہ کا شکر ادا نہیں کیا تو مشکل میں کیسے کرتا؟اللہ کا حق تو نہ آسانی میں ادا کیا جا سکتا تھا نہ مشکل میں، یہ وہ کیا کر بیٹھا تھا؟

خدا نے اسے حسن دیا، مکمل جسم عطا کیا، لیکن اس نے کبھی شکر ادا نہیں کیا۔اس کی نظر ہمیشہ اپنی کمزوریوں پر ہی رہی۔"یوسف، یہ کیا کر دیا تم نے؟ اپنے خدا کو ناراض کر دیا،" اس نے خود سے کہا۔

یوسف نے قرآن کو سینے سے لگایا اور دعا کی، "یا اللہ، مجھے معاف کر دے۔ مجھے اپنی آزمائش سے سیکھنے کی توفیق دے۔" اس کی آنکھوں میں امید کی کرن جاگ اٹھی تھی۔ نور کی نصیحت اور قرآن کی تلاوت نے اس کے دل میں نئی روشنی بھر دی تھی۔ اب وہ جانتا تھا کہ ہر آزمائش ایک سبق ہے، اور ہر سبق اسے بہتر انسان بننے کا موقع دیتا ہے۔

____

آج کافی دنوں بعد یوسف مطمئن ہو کر سونے لیٹا تھا۔ اس نے صبح سے امتحانات کی تیاری کرنے کا عزم کر لیا تھا۔ دل میں اماں کی باتیں گونجتی رہیں اور نہ جانے کب اس کی آنکھ لگ گئی۔

اندھیرا چاروں طرف پھیلا ہوا تھا، وحشت سے اس کا دل لرز رہا تھا۔ اس کے پاس کوئی اور راستہ نہیں تھا، صرف ایک ہی راہ نظر آ رہی تھی جس پر وہ چلتا جا رہا تھا۔ اچانک منظر بدلا، اور اس نے خود کو ایک قبرستان میں پایا۔ قبروں کے درمیان سے گزرتے ہوئے اس کا دل زور سے

دھڑکنے لگا۔یکدم قبروں کے اندر سے بہت سے ہاتھ نکلنا شروع ہو گئے جو اس کی طرف بڑھ رہے تھے۔یوسف ڈر کر بھاگنے لگا، لیکن بے سود،اس کے پاؤں چپک گئے تھے۔وہ زمین پر منہ کے بل گرا اور ڈر سے چیخنے لگا۔زمین پر گرتے ہوئے وہ خود کو چھڑانے کی کوشش کر رہا تھا کہ دور سے ایک روشنی نظر آئی جو اس کی طرف آ رہی تھی۔اس نے کچھ بھی سوچے سمجھے بغیر اس روشنی کو تھام لیا۔

یکدم منظر بدلا،اور اب وہ ایک خوبصورت باغ میں پہنچ چکا تھا۔اس کے ہاتھ میں وہ چیز اب بھی موجود تھی۔باغ میں ہر جگہ خوبصورت پھول تھے اور آسمان میں خوبصورت پرندے اڑ رہے تھے۔اس نے اپنے ہاتھ میں پکڑی چیز کو دیکھنا چاہا تو دیکھا کہ اس کے ہاتھ میں قرآن مجید موجود تھا۔سامنے دیکھا تو اماں مسکرا کر اس کی طرف دیکھ رہی تھیں۔

"میرا بیٹا آگیا۔ مجھے معلوم ہے کہ تم نے یہاں تک آنے کے لیے اپنے سفر میں بہت سی مشکلیں برداشت کی ہوں گی، لیکن مجھے خوشی ہے کہ خدا نے تمہیں سیدھی راہ کے لیے چن لیا۔" اماں روتے ہوئے اسے اپنے سینے سے لگا رہی تھیں۔ یوسف نے بھی اپنا غم نکال دیا۔ یکدم منظر بدلا، اور اب وہ دونوں خانہ کعبہ کے سامنے موجود تھے۔

"یاد ہے نا تم کہتے تھے، 'اماں، آپ کے حصے کا بھی طواف کروں گا'؟ اپنے اس وعدے کو یاد رکھنا،" اماں مسکراتے ہوئے کہہ رہی تھیں۔

www.novelsclubb.com

اماں بی نے یوسف سے اپنا ہاتھ چھڑوایا اور وہ اٹھ بیٹھا۔ اپنے ہاتھ کو سینے سے لگائے اسے خوشی محسوس ہو رہی تھی۔ اپنے سانس کو نارمل کرتے ہوئے بستر پر سمٹ کر بیٹھا

اس کے لبوں سے صرف ایک ہی لفظ نکل رہا تھا، "اے خدا، رحم، یا اللہ، رحم۔"

مایوسی کا دلدل انسان کو اندر سے کھوکھلا کر دیتا ہے، لیکن اس دلدل سے نکلنے کا راستہ ہمیشہ موجود ہوتا ہے۔ ہمیں بس اپنے اندر کی روشنی کو پہچاننا ہوتا ہے، جو ہمیں امید، ایمان، اور صبر کی طرف لے جاتی ہے۔

مایوسی کے لمحات میں ہمیں یاد رکھنا چاہیے کہ ہر رات کے بعد ایک نئ صبح آتی ہے۔ مشکلات اور آزمائشیں ہماری زندگی کا حصہ ہیں، مگر ان کا مقصد ہمیں مضبوط بنانا ہوتا ہے۔ اگر ہم اپنے آپ کو خدا کے سپرد کر دیں اور اس کی رہنمائی میں چلیں تو کوئی بھی دلدل ہمیں نہیں روک سکتی۔

زندگی ایک امتحان ہے، اور ہر امتحان ہمیں ایک نیا سبق سکھاتا ہے۔ مایوسی کی دلدل سے نکل کر ہی ہم اپنی اصل منزل کو پا سکتے ہیں۔ اللہ پر بھروسہ رکھیں، خود پر یقین کریں، اور آگے بڑھتے رہیں۔

اور یہ سب باتیں اب یوسف کو سمجھ آگئی تھیں انکھوں میں آئے آنسوؤں کو رگڑتے ہوئے وہ سامنے عثمان کی طرف بڑھا آج اسکا آخری پیپر تھا اور کل اسکا آپریشن تھا وہ اماں بی کی قربانی رائگاں نہیں جانے دے سکتا تھا

لَبَّيْكَ ٱللَّهُمَّ لَبَّيْكَ، لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ، إِنَّ ٱلْحَمْدَ وَٱلنِّعْمَةَ لَكَ وَٱلْمُلْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ۔

www.novelsclubb.com

یہ صدائیں اس کے چاروں طرف گونج رہی تھیں۔اس نے اپنے ہاتھ پر گرفت مضبوط کی۔نور نے مسکراتے ہوئے یوسف کو دیکھا،جو پورے خلوص کے ساتھ خانہ کعبہ کو دیکھ رہا تھا۔

"کتنا خوبصورت ہے نا؟"نور نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"نور، تمہیں پتہ ہے اماں بی مجھے پیار سے اسود کہتی تھیں۔ تمہیں اس کا مطلب پتہ ہے؟ اسود کا مطلب سیاہ ہوتا ہے۔اماں بی کہتی تھیں کہ تمہاری اس سیاہی کو خدا کا نور روشن کرے گا۔"یوسف نے اشتیاق سے بتایا۔

نور نے جواب دیا،"دنیا میں بہت خوبصورت رنگ دیکھے اور بہت سیاہ رنگ دیکھے، لیکن جو خوبصورتی اس سیاہ رنگ میں ہے،وہ دنیا کی کسی چیز میں نہیں۔"نور نے ایک نظر یوسف کو

دیکھا جس کی آنکھیں آنسوؤں سے لبریز تھیں۔ وہ ایک مکمل وجیہہ شخص، اپنا حسن خدا کے سامنے خاک کر بیٹھا تھا۔

یوسف نے کہا، "ہاں، دنیا میں ہوگے ہزاروں بادشاہ، لیکن جو بادشاہی یہاں اپنے رب کی دیکھی، وہ اور کہیں نہیں دیکھی۔" اب یوسف اپنے ضبط کو کھوتے ہوئے سجدے میں چلا گیا۔ نور نے خانہ کعبہ کو دیکھتے ہوئے اپنے رب کا شکر ادا کیا کہ اس نے اسے ایک اچھے ہمسفر سے نوازا۔

www.novelsclubb.com

ایک اچھا ہمسفر دین کی راہ پر چلنے میں مددگار ہوتا ہے، نماز اور عبادات میں ساتھ دیتا ہے، اور قرآن و سنت کی روشنی میں زندگی گزارنے کی ترغیب دیتا ہے۔ مشکلات میں حوصلہ بڑھاتا ہے اور خوشیوں میں شریک ہوتا ہے، اس طرح زندگی کا ہر لمحہ بامعنی اور خوشگوار بن جاتا ہے۔

نیک ہمسفر کی موجودگی میں اعتماد اور سکون بڑھتا ہے۔وہ ہمیں اللہ کے قریب لے جاتا ہے، صبر و شکر کی تلقین کرتا ہے، اور ہمیشہ مثبت سوچ اور نیکی کی طرف راغب کرتا ہے۔اس کا ساتھ زندگی کی مشکلات کو آسان کر دیتا ہے اور کامیابیوں کو مزید خوبصورت بنا دیتا ہے۔

نور بھی خدا کا شکر ادا کرتے ہوئے سجدے میں چلی گئی۔

طواف مکمل کرنے کے بعد وہ دونوں آرام کی غرض سے کچھ دیر بیٹھے تھے۔یوسف کو دوبارہ اٹھتے دیکھ کر نور نے وجہ پوچھی۔

"نور، مجھ پر ایک شخص کا طواف قرض ہے۔میں چاہتا ہوں کہ جلد ہی یہ قرض اتار دوں۔" یہ کہتا ہوا یوسف دوبارہ طواف کرنے چل پڑا۔

لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ، لَبَّیْکَ لَا شَرِیکَ لَکَ لَبَّیْکَ، اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَۃَ لَکَ وَالْمُلْکَ لَا شَرِیکَ لَکَ۔

یہ الفاظ اونچی آواز میں کہتے ہوئے یوسف غم سے نڈھال تھا۔ ہاں، آج یوسف نے اماں بی کا قرض اتار دیا، لیکن اماں بی کا احسان کبھی بھی نہیں بھولے گا۔

نور نے اسے دیکھتے ہوئے اپنے آنسو پونچھے۔ ایک عورت جو انہیں کب سے دیکھ رہی تھی، بولی، "ماشاءاللہ، کتنا مکمل جوڑا ہے آپ کا۔"

نور نے مسکراتے ہوئے شکریہ ادا کیا۔کوئی نہیں جانتا تھا اس مطمئن جوڑے کے پیچھے کی کہانی، لیکن آپ تو جانتے ہوں گے کیونکہ آپ نے یوسف کی کہانی پڑھی ہے۔اس یوسف کی جو نابینا تھا۔

میرے تحریروں کے کردار میری تحریروں کے ساتھ آپ کے دل میں بھی زندہ ہیں۔

www.novelsclubb.com

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک، انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP: